اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۸ — مطبوعہ ۹ جولائی ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ/

ایضاً بیرونجات معہ محصولڈاک عمہ/

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عمہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

اخبار عام مدراس میں قحط کے باعث لوگوں کی خراب حالی۔ اور سرکاری بخیری کا حال لکھتا ہے۔ کہ "جو لوگ مارے ضعف کے کام نہیں کر سکتے اُنکو پکا پکایا کھانا سرکاری باورچیخانوں سے دیا جاتا۔ اور اس ترکیب سے نیچ ذات کے لوگوں کو فایدہ پہنچتا ہے۔ اونچی ذات کے غریب لوگ اس کھانیکو قبول نہیں کرتے۔ وہ فاقہ کشی اختیار کرتے ہیں لیکن پکا ہوا کھانا نہیں لیتے۔ انہوں نے حکام سے چاہا تھا کہ اسکے عوض انہیں نقد ملا کرے۔ لیکن حکام نے اسبات کو منظور نہیں کیا۔" ہمارے بلند خیال مشیر عام صلاح دیتے ہیں کہ "انہیں آٹا چاول خشک یعنی رسد کا سامان دیدیا جاوے" اور پھر معمولی عادت کے موافق لکھتے ہیں کہ "بہرحال یہہ عمدہ موقع ہے۔ روٹی کی چاٹ سے لوگوں کے دھرم بھرشٹ کرنیکا اور عیسائی لوگ شاید اس موقع سے فایدہ اُٹھانیکی کوئی کسر باقی نہ رکھینگے"۔ ہمعصر کو معلوم نہیں کہ جب رامناد اور تناولی میں سخت قحط پڑا۔ اور مقتدر اعلیٰ ذات والوں نے عوام کی کچھ مدد نہ کی۔ تو عیسائیوں نے جو ہمیشہ سے ایسے مصیبت عام کے موقعوں پر بنی آدم کی علی العموم ہمدردی و دستگیری کے خواہاں ہیں اہل ملک کو کال کی مصیبت و سختی سے بچایا۔ اور ابدی زندگی کی روٹی کی بابت بھی خبر دیتے رہے۔ لیکن جب ہزارہا لوگوں نے مسیحی ہونیکی درخواست کی تو ملتوی رکھی گئی۔ تا وقتیکہ کال کی مصیبت رفع نہ ہو جائے۔ اور لوگ بخوبی جان نلیں کہ کیوں عیسائی ہونا ضرور ہے۔ پس ایسا ہی ہوا اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ ہم افسوس کرتے ہیں۔ کہ عام کو ابتک معلوم نہ ہوا کہ عیسائی ہونا کیا ہے۔ اور دھرم کسکو کہتے ہیں۔ مگر عیسائی لوگ جانتے ہیں۔ اور وہ کسی کے روٹی کی چاٹ سے دھرم بھرشٹ ہونے کے اعتقاد کو ہنستے ہیں۔ جب پچھلے کال میں لدھیانہ مشن کے ہاتھ میں سیکڑوں لاوارث بچے ہر قوم و ذات کے سپرد کئے گئے۔ اُنمیں سے ایک کو بھی بپتسمہ نہ دیا گیا تاوقتیکہ سن تمیز کو پہنچکر اور یہہ جانکر کہ عیسائی ہونا کیا ہے۔ خود بار بار مشنریوں سے بپتسمہ کی درخواست کی۔ اسپر بھی انہیں کو بپتسمہ دیا گیا۔ جو آجتک مسیحی ایمان پر قایم ہیں۔ پچھلے قحط میں جو چونتیسا کال مشہور تھا۔ آگرہ کے سابق پادری سینٹ الم صاحب نے کال کے آخر تک ایک غریب خانہ جاری رکھا جسمیں کئی مہینے تک سیکڑوں محتاج ہندو مسلمانوں کی جانیں بچانیکے لئے دعا۔ دوا۔ غذا سب کچھ موجود تھا۔ مگر کسی کو قبول مسیحیت کے لئے مجبور نہ کیا گیا۔ اور مشنری ممدوح نے اس موقع سے کوئی ناجایز فایدہ اُٹھانیکی کبھی خواہش نہ کی۔ ہمعصر عام کو مناسب ہے کہ عیسائیوں کے حق میں بدگمان نہ ہو۔ اور ایسے موقعوں پر ہندو مسلمانوں کی مدد کرنے میں بجانب پہنچی

نکرے۔ اور لفظ دھرم بھرشٹ کہکے جس غلط فہمی میں عیسائیت کی نسبت خود مبتلا ہی۔ عوام کو مبتلا نہ کرے۔ اور عیسائیوں کی شکرگذاری کے بدلے رشک و حسد کا اظہار نہ کرے۔ آئندہ اُسکو اختیار ہی*

ریاض الدین احمد صاحب جو انگلستان کو

اشاعت اسلام کے لئے جاتے جاتے اَب غالباً انجمن اشاعت اسلام دہلی کے جنرل سکرٹری کے عہدہ پر سرفراز ہو گئے ہیں تہذیب لکھنؤ میں لیورپول کے نومسلموں کے ذکر میں بجواب پادری ہیمن صاحب یوں لکھتے ہیں کہ " پادری صاحب نے میرے شرائط قبول کرنے سے گریز کیا۔ پادری صاحب اپنے دوست کو لکھیں کہ وہ مولوی رفیع الدین احمد صاحب کے ہمراہ۔ جو انگلستان میں موجود ہیں لیورپول میں جاویں۔ اور تحقیقات کریں کہ آیا ولایت میں (شاید تمام ولایت میں تو ہونگے) پچاس نومسلم ہیں یا نہیں۔ بعد تحقیقات کے معلوم ہو جاوے کہ لیورپول میں ۵۰ نومسلم ہیں۔ تو پادری صاحب حسب وعدہ مساجد میں جاکر معافی مانگیں۔ ورنہ میں اب بھی لیورپول کیواسطے آمادہ ہوں وہ میرے ہمراہ ولایت تشریف لیچلیں اگر تعداد مذکورہ بالا کے مطابق نومسلم لیورپول میں پائے جائیں۔ تو پادری صاحب کو لازم ہی کہ مذہب عیسوی کو خیرآباد کہیں اور بجائے تثلیث کے ایک خدا کے قایل ہوں۔ ورنہ درصورت نہ موجود ہونے کسی نومسلم کے میں مذہب عیسوی قبول کرونگا۔ اور اسطرح سے دُنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ کون راستی پر تھا۔ اور کون غلطی پر"۔ بیشتر اسکے کہ ہم اس معاملہ میں کچھ لکھیں۔ ہم دیگر صاحبوں خصوصاً پادری ہیمن صاحب سے سُننے کے آرزومند ہیں*

لب التواریخ کا پہلا حصہ مولفہ مسٹر حسام الدین صاحب اُردو مدرس فری جنرل اسمبلیز انسٹی ٹیوشن بمبئی۔ جو انہوں نے اُردو داں اور ورنیکولر مدرسوں کے طلبا کے استعمال و فوایدکے لئے حال میں شایع کیا ہی۔ برائے ریویو دفتر ہذا میں پہنچا اور اسوقت ہمارے سامنے میز پر دھرا ہوا ہی جسکو ہم نے دیکھا اور پڑھا ہی۔ ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ طلباے مدارس کے لئے اس سے بہتر اور تواریخ مختصر و مفید اردو زبان میں ابتک نظر میں نہیں آئی۔ کاغذ عمدہ اور چھپائی خوشخط ہی۔ اور باوجودیکہ اسکے ۱۱۲ صفحہ ہیں تاہم قیمت صرف ۵ر بنظر فایدہ رسانی عوام رکھی گئی ہی۔ ہم فی الحال اسکی خوبیوں اور فوایدپر زیادہ لکھنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ ہمارے معزز مسیحی برادر ڈاکٹر احمد شاہ صاحب انچارج شفاخانہ رتلام نے اسکی نسبت ایک عمدہ ریمارک ہمارے پاس بھیجا ہی جسکو کافی سمجھکر بجنسہٖ بہرہ مراسلات میں درج کرینگے*

مسیحی معجزات کے بیانمیں

جیسا مذکورہ بالا میں دیکھا ہی سب کاموں میں ہم پہلے کسی عقلی تجویز کو اپنے دل میں رکھتے۔ تب اُسکو انجام دینے کی مرضی۔ پھر نئی طاقت کو جاری کرنے یا خفتہ باطنی قوت کی مرضی سے بیدار کرنے۔ تاکہ بازو کو حرکت میں لائیں۔ اور کام کو انجام دیں۔ اور علاوہ اسکے قوانین نیچر کو استعمال میں لادیں۔ تاکہ ہمارا مقصد پورا ہو۔ وہ عمل جسمیں فوق الخلقت پوشیدہ ہی تحریک مرضی ہی جس سے نئی طاقت کام میں لائی جاتی اور عالم حواس میں ایک نئی بات پیدا ہو جاتی ہی۔ یہہ سچ ہی کہ یہہ عمل بعید الفہم ہی۔ اور ہم اُسکا کوئی صاف تفصیلوار بیان نہیں کرسکتے لیکن یہہ خود آگاہی کی بات اور یقینی بات ہی۔ اب اگر آدمی کا محدود دل۔ ایسی نئی اور عقلی تجویز بنا سکتا۔ مرضی کے فعل سے نئی ابتدائیں ایجاد کرسکتا۔ نئی طاقت کو جاری کرسکتا۔ اور پوشیدہ قوت کو چلاتا یا بدل سکتا اور عالم طبعی کی قوتوں اور قوانین کو اس طور پر کام میں لاسکتا ہی۔ کہ اُسکے فوق العادت مقاصد پورے ہوں۔ تو یقیناً خدا کا غیر محدود دل بھی لاانتہا اعلیٰ درجہ میں ایسا کرسکتا ہی۔ وہ جو عقل اعلیٰ ہی نیا مقصد بنا سکتا ہی۔ وہ جو تمام مرضی کا چشمہ ہی۔ نئی خواہش کو ظاہر کرسکتا ہی۔ وہ جسکی مرضی کی فرمانبردار تمام طاقتیں اور پوشیدہ قوتیں ہیں۔ فوراً اپنی مرضی سے اُس قوت کو حقیقی شکل میں۔ اس طور پر جاری کرسکتا ہی۔ کہ اُس سے عالم مرئی میں ایک نئی چیز پیدا ہو جائے وہ جسکے اختیار میں نیچر ہمارے بازو ہماری مرضی کے اختیار میں ہونیکی بہ نسبت زیادہ تر ہی۔ نیچر کے قواء اور قوانین کو ملازم آلات کی مانند اپنی مرضی سے ایسے طور پر کام میں لاسکتا ہی۔ کہ اس مقصد کو جسے وہ چاہتا ہی پورا کرے*

فی الحقیقت جبکہ ہم کچھ بھی نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ تو اس بات کا ٹھیک ٹھیک بیان اور تفصیل بھی نہیں کرسکتے کہ خدا نیچر میں کیونکر دست اندازی کرتا۔ اور اُسکے قوانین اور قوتوں سے ایسے کیونکر کام کرتا ہی کہ ایک نئی ابتدا یا ماجرا پیدا کرے۔ ہم عنقریب کچھ بھی نہیں جانتے کہ کیونکر ہمارا دل ہمارے دماغ کے کام کرتا ہی۔ ہم مطلق کچھ نہیں جانتے کہ ہماری مرضی کیونکر ایسی طاقت کو جاری کرتی ہی۔ کہ رگ ریشوں پر حکم کرے اور انہیں حرکت دے۔ اس طرح کی بابت جسمیں مرضی رگ پٹھے کے وسیلے بازو اُٹھانیکو کام کرتی ہی۔ ایسا کہ وہ خواہش کے وسیلے سے امکانی قوت کو حقیقی قوت میں تبدیل کرے۔ ہم عنقریب کچھ نہیں جانتے بلکہ ہم عنقریب ناواقف ہیں کہ کیونکر دل بوسیلہ مادہ کے کام کرتا ہی اگرچہ ہم اس عمل کو یقینی جانتے ہیں۔ پروفیسر ٹنڈل کہتا ہی کہ " روح اور بدن کے علاقہ کا مسئلہ بصورت حال ویسا ہی ناقابل تلاش اور رازدار ہی۔ جیسا کہ علمی زمانوں کے پیشتر تھا"۔ اسیطرح ہم اُس طریقہ کو جسمیں خدا نیچر میں ایک نئی ابتدا۔ یا ایک نئے ماجرے کو پیدا کرکے

سے عمل کرتا ہو۔جاننے اور تفصیل کرنے کی بہت کم اُمید رکھتے ہیں۔شاید بعض حالتوں میں وہ صرف قوانین نیچر کو معجزہ ظاہر کرنے کے لئے کام میں لاتا ہو۔؛ یا شاید جیسا کہ توفرز قبول کرتا ہو کہ" قوانین نیچر بے تبدیل رہتے ہیں۔لیکن خدا مادہ کی موجودہ اصلی قوتوں اور عناصر کو خاص حالتوں میں مطابق کرتے ہوئے ایسا تبدیل کرتا ہو۔کہ وے فی الحال کُلّی قوانین نیچر کے مطابق معجزہ ظاہر کرتے ہیں"۔؛ یا یہہ ہو۔جیسا کہ ان سین لوٹیمیرس کے مصنفوں نے مانا ہو کہ خدا اپنی الٰہی مرضی کے ایک عمل کی معرفت غیر مرئی سے عالم مرئی میں نئی طاقت جاری کرنے سے معجزہ دکھاتا ہو؛ یا یوں کہیں کہ جیسا کہ ہماری مرضی پوشیدہ قوت کو جاری کرتی ہو۔کہ بازو کو حرکت دے۔ویسے ہی خدا اپنی الٰہی مرضی سے نئی طاقت کو۔نادیدنی طبقہ سے دیدنی طبقہ میں جاری کرتا ہو۔؛ لیکن شاید سب کے بعد یہہ کہنا نہایت شائستہ اور مناسب ہو۔کہ ہم بیان نہیں کر سکتے کہ خدا کا مقصد کیونکر انجام کو پہنچتا ہو۔جیسا ہم بیان نہیں کر سکتے کہ انسان کا مقصد کیونکر انجام کو پہنچتا ہو۔؛" ایسا عرفان ہمارے لئے نہایت عجیب ہو۔؛ وہ بلند ہو ہم اُس تک نہیں پہنچ سکتے"؛ جو ہم بالتحقیق جانتے ہیں وہ یہہ ہو کہ خدا نے ایسی نئی ابتدائیں اور ماجرے پیدا کئے ہیں۔جیسا کہ پیدایش کی تاریخ پاک نوشتوں اور ترکیب زمین ہر دو میں ظاہر کرتی ہو۔اور جیسا مسیحیت کی تواریخ۔عہد جدید اور متواتر موجودہ کلیسیا ہر دو میں زیادہ صفائی سے ظاہر کرتی ہو۔ (باقی دارد)

غور طلب

یاد کر کہ تو کہاں سے گرا ہو اور توبہ کر اور اگلے کام کر نہیں تو میں جلد آؤنگا اور اگر تو توبہ نہ کرے تو میں تیرے چراغدان کو اُسکی جگہہ سے دور کرونگا۔؛ مکاشفات ۲ | ۵

ٹومسینی انڈرکھا علم ایک کتاب کا نام ہو۔

مُراسلات

مقالہ چہارم بر تحقیقات ضرورت کفارہ

دفعہ ۷۔ کفارہ کی ضرورت جسقدر بھی کچھ ہو وہ ماخذہ عدل بجد سے گنہگار کے چھوڑانے کے لئے ہی ہو۔پس اگر یہہ ماخذہ بدون کفارہ کسی اور طرح پر رفع ہو سکے تو جسقدر بآسانی وہ ماخذہ رفع ہو سکتا ہو اسیقدر ضرورت کفارہ گھٹ جا سکتی ہو۔

دفعہ ۸۔ جو لوگ یوں کہتے ہیں کہ جو بھی مقدار فعل گناہ کا ہو وہی سزا کا ہونا واجب ہو اس سے ایسا کچھ ظاہر ہوتا ہو کہ بارود خانہ میں چنگاری ڈالنے اور بہتوں کو ہلاک کرنیوالے کی سزا اتنی ہو جتنی چنگاری اسپر ڈال دینی مطابق عدل انکی نظر میں ہو۔ہماری نظر میں مقدار سزا نہ بر فعل قابل سزا کے رکھا جا سکتا ہو بلکہ بر جہۃ فعل قابل سزا پر چنانچہ یہہ امر بدیہی ہو۔اب گناہ برخلاف خالق یہہ ہو۔کہ وقت عبادت بغاوت میں کھو دیا گیا ہو۔پس یا تو وہ وقت لوٹ کر آوے یا معاوضہ اسکا اسطرح پر ہو کہ جبتک وہ ہر جہ لوٹ کر نہ آوے جو گناہ نے کیا تبتک وہ دکھ جو ہر جہ رساں نے ہر جہ یابندہ پر ڈالنے چاہا تھا وہ ہر جہ رساندہ ہی پر ڈالا جاوے یا کسی اور طرح پر اسکا معاوضہ یعنی کفارہ واجب ہو۔

دفعہ ۹۔ پھر وہ جو کہتے ہیں کہ ابدی سزا کو ختم کون کر سکتا ہو اور اگر وہ ختم ہو سکے تو ابدی کیونکر ٹھہری ہمارا جواب انکا یہہ ہو کہ سزا اسلئے کہ گناہ دراصل ابدی نہیں مگر روبا بدر دان لہٰذا بمقابلہ ازلی و ابدی قدرت حقیقی کے یہہ روبا بدر دان کیا ہو کہ فنا ہو جاوے۔یوں انسانیت المسیح نے بار سب کے گناہوں کا اپنے اوپر اُٹھا لیا اور ازلی و ابدی الوہیت اقنوم ثانی نے اُسے اُٹھوا دیا تو پھر باقی وقت مقدسہ کفارہ میں کونسی ہو۔ہماری نظر میں کوئی بھی نہیں۔

دفعہ ۱۰۔ جو لوگ رحم و خوبی خالق کو غیر مقید الظہور ٹھہراتے ہیں اور عدل و صداقت خالق کو غیر مقید الظہور ہماری نظر میں بالعکس اسکا صحیح ہو اسلئے کہ اگر رحم و خوبی مقید الظہور صفات ہوں تو قرضہ داونی ٹھہر گئی اور عدل و صداقت اگر غیر مقید الظہور ہوں تو پھر محافظ قدوسی خالق کا کوئی نہ رہا۔آئندہ انشاء اللہ بر ثبوت امکان و وقوعہ معجزات ہم کچھ کہینگے۔

راقم عبیداہ اتھم

نیٹو کرسچن

(ایجوکیشنل فنڈ)

ڈیرہ غازیخان کی کمیٹی کے سکرٹری صاحب ڈاکٹر نجم الدین صاحب نے کمیٹیوں کے فنڈ کی نسبت پوچھا ہو کہ ہر ایک کمیٹی کا زر فنڈ سہ ماہی یا ششماہی ہیڈکوارٹر میں بھیجا جایا کریگا یا کیا؟ جواب اس امر اور دوسرے امروں کی نسبت عنقریب ایک مسودہ قانونی مشتہر کرینگے کہ جوں کہ اکثر ممبروں کی منظوری سے جاری ہو۔ لیکن ابھی تو ممبروں ہی کی بہم پہنچانیکی فکر در پیش ہے۔کاش کہ ڈیرہ غازیخان کے بھائیوں کی مانند ہر جگہہ معزز بھائی جھٹ کمر باندھکر غریب بھائیوں کی مدد کے لئے کھڑے ہو جائیں پھر ہر بات خدا کے فضل سے آسان ہو جائیگی۔ تو بھی اپنا عندیہ اس سوال کی نسبت ظاہر کرنا مناسب

جانتا ہوں۔ میری دانست میں ہر ایک کمیٹی کا زر فنڈ اُسی کے قبضہ اور اختیار میں رہنا چاہئے۔ کہ وہ اُس روپیہ کو سیونگ بنک میں جمع کردے یا زیادہ روپیہ ہو تو پرامیسری نوٹ خرید کرے۔ اور زیادہ روپیہ ہو تو کسی مستقل اور معتد بہ سُود یا منافع کے اطمینان پر کوئی جایداد خریدے یا رہن رکھے۔ اسی طرح اُسی کمیٹی کو اپنے زر فنڈ کے سود یا منافع کو خرچ کرنیکا اختیار ہوگا نہ کسی دوسرے کو۔ وہ کمیٹی بھی اُس سُود یا منافع کو بالصورت اشد ضرورت زر اصل کے کسی حصہ کو پہلے اپنے مقام کے عیسائیوں کی اولاد اور اخفاد کی تعلیم اور تربیت میں خرچ کریگی اُس سے فارغ ہو تب دوسری جگہ کی بابت مسودہ قانونی مذکور اور روداد کا غذ ضروری اور رجسٹروں کے نمونے اور نقشوں کے نمونے برسوں سے تیار رکھے ہیں صرف یہہ چاہتا ہوں اور ہر روز راہ دیکھتا ہوں کہ خدا کے فضل سے کب بھائی اس سب سے ضروری اور مقدم کام میں ہاتھ لگانے کے لئے تیار ہوں اور جھٹ پٹ کام شروع ہوجائے۔ ہر روز ڈاک آتی ہے اور اُسمیں ڈھونڈھتا ہوں کہ کسی بھائی کی کوئی تحریر ہو۔ کہ وہ اس کام میں مدد کرنے کے لئے تیار ہیں؟ پر اب تو روز بروز میری اُمید گھٹتی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں معین اور مددگار ہی نہیں بلکہ مقتدا اور پیشوا آمادہ ہوتے نظر آتے ہیں۔ مہربان اخدا وند اپنے عاجز بندوں کی مدد کرے اور اُنکی دینی اور دنیوی حاجتوں اور ضرورتوں کے موافق اُنکی دستگیری فرمائے۔ آمین +

احقر صفدر علی

مُبشّر

رسالہ مبشر کا پیالہ لبریز معلوم ہوتا ہے:. یہہ بھی سننے میں آیا ہے کہ اُس کا سرمایہ بے پایہ ہے:. کہیں ناظرین یہہ نتیجہ نہ نکالیں کہ چونکہ سرمایہ ختم ہونے پر ہے اسلئے مبشر بھی بند ہوجائیگا۔ نہیں نہیں اس کا یہہ سبب ہے کہ مبشر کے مضامین کی مجموعی حالت اچھی معلوم نہیں ہوتی:. شروع میں جو خیال کیا گیا تھا کہ اس کے ایڈیٹر ایک لایق انگریزی دان مسیحی ہیں اسلئے رسالہ پہلے کی نسبت اچھا ہوجائیگا وہ غلط نکلا:. ایڈیٹر بے شبہ و بے مبالغہ ایک لایق آدمی ہیں لیکن رسالہ میں بالکل نظر ثبت نہیں لیتے:. اُنکا کوئی مضمون یا نوٹ دیکھنے میں نہیں آیا۔ فقط ڈیڑھ ایک صفحہ مختلفات کا ہوتا ہے جو اکثر انگریزی اخبارات سے ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اب رہے نامہ نگار سو اُنکی سُنئے۔ ایک مضمون بعنوان "محمد صاحب کی پیشینگوئی کی نسبت جناب مولوی نورالدین صاحب بھیروی کے وہم کا ازالہ"

جب سے رسالہ نئے پیرائے میں جاری ہوا چلا آتا ہے نفس مضمون میں کچھ کلام نہیں۔ اسکے راقم ایک بڑے دقیقہ رس مسیحی نفس آدمی ہیں:. لیکن مضمون مذکورہ کا مبشر سے کچھ علاقہ معلوم نہیں ہوتا یہہ مضمون اگر نورافشاں میں دیا جائے تو چنداں مضایقہ نہیں۔ مبشر میں ہرگز ہرگز درج ہونیکے قابل نہیں:. ایک اور مضمون جسکا ہیڈنگ "دین عیسوی اللہ کے الہام سے ہے" ۹-۱۰ مہینوں سے جاری ہے۔ مضمون بڑا ضروری اور اعلیٰ درجہ کا ہے۔ خطوط بنام جوانانِ ہند کا خوب عطر نکالا ہے:. لیکن مبشر میں درج ہونے کے یہہ بھی قابل نہیں:. ہاں اگر علیحدہ چھپوایا جائے تو شاید مفید ہو +

نامہ نگاروں کو ایسے مضمون لکھنے چاہئیں جو ۵-۶ صفحہ تک ختم ہوجائیں اور باقی آیندہ کا جھگڑا نہ رہے کیونکہ اگر کسی مضمون کے ۳-۴ صفحہ اب شایع ہوئے اور دو ایک پھر مہینے بعد۔ تو مضمون بے مزہ ہوجاتا ہے۔ اور کوئی اُسے ملاحظہ نہیں فرماتا:. ہمارے ان بیانات کا ثبوت اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے کہ بعض نے ایڈیٹر صاحب کو لکھدیا ہے کہ جب ۱۲ نمبر پورے ہوجائیں تو رسالہ اُنکے نام بندکردیں اور بہت اسی انتظار میں ہیں کہ ۱۲ نمبر پورے ہوجائیں تو رسالہ بند کردیں۔ میں نے مبشر کے بارے میں بہت احباب کی رائیں دریافت کیں فیصدی ایک اسکی فیور میں تھی تو ۹۹ برخلاف +

چونکہ رسالہ کے ۱۰ نمبر ہوچکے ہیں اور ۲ باقی ہیں اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ اسکی نسبت لکھا جائے:. اب ایڈیٹر صاحب کو اختیار ہے اگر وہ رسالہ کو جاری رکھنا چاہتے ہیں تو اسکی اصلاح فرمائیں۔ ورنہ انہیں مجبوراً بند کرنا پڑیگا +

راقم۔ خیر خواہ مبشر۔

لُبُ التواریخ ہند حصہ اوّل

مصنفہ مسٹر حسام الدین۔ گرانٹ روڈ سوس بلڈنگ بمبئی

اس نام کی نہایت خوشخط پاکیزہ کاغذ پر چھپی ہوئی یہہ تاریخ میں نے دیکھی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ یہہ تاریخ کہانتک طلبار کو کامیابی کا سرٹیفکٹ دلاسکتی ہے۔ بہت ہی صاف اور بلا تعصب نہایت عمدگی کے ساتھ کل حالات واقعات تاریخ میں لئے گئے ہیں +

طلبار کو امتحان میں اس سے زیادہ فایدہ پہنچانیکی کوشش کی گئی ہے۔ واقعی اگر میرا خیال صحیح ہے تو بہتیری طالب علم کو اس مختصر اور جامع تاریخ کے سوا دوسری تاریخ ایسی نہ ملیگی جو امتحان کے چند روز پیشتر طالب علم کو سونچ بنا کر کامیابی کا نتیجہ دکھائے +

عبارت کا ڈھنگ ایسا رکھا گیا ہے جس سے طالب علم کو نہ گھبراہٹ ہو نہ پریشانی۔ روزمرہ کی بول چال جو دل میں چبھہ جائے اور آنکھوں کی راہ سے حافظے کے خزانہ

میں امانت ہو جائے ✦

مسٹر حسام الدین صاحب نے ملک کیواسطے یہہ بہت عمدہ کام کیا ہو جس سے ملک کی آیندہ نسلیں بھی مسٹر موصوف کو دعائے خیر سے یاد کرینگی ✦

لایق مصنف نے فضول جھگڑے جیسے سوا عبارت آرائی اور شوکت الفاظ کے علم تاریخ کو کچھ فایدہ نہیں پہنچا تھا اس تاریخ سے نکالڈالے صرف واقعات پر اس تاریخ کا دارمدار ہو ✦

وقایع بابری اور واقع اکبری کا اختصار اس خوبصورتی کے ساتھ مطلب ادا کرتا ہو۔ جسکے سامنے واقعات ہند اور مختصر تاریخ ہند (مصنف لیتبرج صاحب) کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہو۔ جہاں پر مورخین نے اختلاف کیا ہو وہ بھی کسی نہ کسی پہلو سے ظاہر کر دیا ہو۔ غیر متعصب مسلمان اور ہندوں کا دل بخلاف اور تواریخوں کے اس سے نہیں دُکھایا گیا ہو حسب نامہ کی جدول ایسی دیگئی ہو۔ اور حالات واقعات کے نقشے ایسے کھینچے گئے ہیں جنسے بالکل اس مختصر تاریخ کی ہی ضرورت طالبعلم کو بنی ہے انہیں اُن نقشوں سے امتحان میں کامیابی کا ڈنکا بجا سکتا ہو۔ سررشتہ تعلیم کے لایق ادیب جب غور کرینگے تو ضرور اس سے بڑھکر ٹیکسٹ مقرر کرنیکے لئے دوسری کتاب نہ پاوینگے ✦

طالب علم اور اُستاد دونوں کو یہہ دردسری سے بچانیوالی ثابت ہو چکی ہو۔ اگر گورنمنٹ توجہ نہ کرے تو مشن اسکولوں میں ضرور یہہ مختصر ہسٹری ٹیکسٹ ہونا چاہئے ✦

میں کہانتک بیان کروں کہ یہہ تاریخ کیا کیا فائدہ طلبا کو پہنچاویگی۔ قیمت برائے نام ۵ ر شایقین مصنف صاحب کے نام پر درخواست کریں ✦

راقم احمد شاہ از رکام سنٹرل انڈیا

منقولات

مُفسدۂ بنارس

صاحب من:۔

بنارس کے فتور حال سے کچھ عمدہ سبق حاصل ہوتے ہیں۔ میری دانست میں اب اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ میونسپل بورڈ کسی طرح عوام کے صحیح قایم مقام نہیں ہیں۔ اور لوگوں کو نیز اعتماد نہیں ہو۔ میونسپل بورڈ کے ممبر عموماً ان لوگوں کی طبایع سے ناواقف ہیں جنکی طرف سے انکا نہ ہونا گمان کیا جاتا ہو۔ انکا نیز اصلا کوئی اخلاقی قابو نہیں ہو:۔ واقعی یہہ بات حیرت کی ہو کہ اس فتور میں کسی ہندوستانی ممبر میونسپل نے طغیانی عام کے روکنے کا ارادہ نہیں کیا۔ یعنی ابتداے حالت فتور میں جب عام اشخاص مندر رام چند کے قریب جمع ہوئے تھے۔ انکو فہمایش کر کے فساد کی آفت کو ٹالا ہوتا۔ اگر کوئی ممبر سچے طور پر عوام کا قایم مقام ہوتا تو وہ ضرور اسکا در پے ہوتا۔ گو اسمیں اپنی جان ہی کا خوف کیوں نہ ہوتا:۔ شاید لوگوں کو میونسپل ممبروں پر جو اعتماد ہو اسکو اسوجہ سے جنبش ہوئی کہ ایک آنریبل ممبر بنارس میونسپلٹی نے صوبہ کونسل میں ایک نامناسب تجویز کی تھی۔ کہ پانی کے نکاس کے کاموں پر ٹکٹ لگانے کے لا انتہا اختیارات دئیے جائیں:۔ شاید بنارس کے غیر تعلیم یافتہ اور راسخ الاعتقاد اور قدیم خیالات والوں پر یہہ حماقت سوار ہوئی کہ میونسپلٹی کو ہماری عزیز دل باتوں کی۔ جو اس دنیا اور آیندہ میں ہیں۔ کچھ پروا نہیں:۔ مگر یہہ بات سچ ہو کہ ہند کا میونسپل انتظام۔ جو ان برائے نام قایم مقاموں کی طرف سے ہوتا ہو۔ بہت بھاری غلطی ہو:۔ لوگوں کو ابھی کافی ترقی نہیں ہوئی کہ اصول اور قواعد قایم مقامی گورنمنٹ سے واقف ہوں۔ میں کامل اقرار کرتا ہوں کہ اگر عمدہ کلکٹر ہو۔ اور اسکو بوقلمون ہندوستانی ممبروں کی پابندی نہ ہو۔ جسمیں بنگالی بابو اور کلوار بھی ہوں۔ تو وہ تمام اور اہم مسایل کا زیادہ تر قابل اطمنان فیصلہ کرسکتا ہو:۔ اگر میونسپل بورڈوں کو از حد قایم رکھنے کی ضرورت ہو۔ تو انکے تمام ممبر نامزد ہوں منتخب نہ ہوں:۔ میونسپل بورڈ اسیقدر مباحثے کی جگہہ ہیں:۔ لوکل سلف گورنمنٹ نے انہیں کو پیدا کیا ہو:۔ غالباً اخیر میں گورنمنٹ کوئی طریقہ انکے دور کرنیکا نکالیگی ✦

ایک اور ضروری سبق یاد رکھنے کے قابل ہو۔ جو اس واقعہ سے پیدا ہوا ہو۔ اور وہ یہہ ہو۔ کہ پولیس کسیقدر ناقص گروہ ہو۔ اور اس قابل نہیں ہو کہ وہ یکایک ضرورت کا مقابلہ کرسکے:۔ شاید یہہ بات بخوبی معلوم ہو۔ کہ پولیس نے فساد روکنے کا کچھ بڑا ارادہ نہیں کیا۔ گو انہوں نے لوگوں کے گرفتار کرنے میں بڑی گرمجوشی ظاہر کی:۔ مگر ہم اُمید کرتے ہیں کہ بطور نتیجہ کمیشن حال کے پولیس کے طریقہ انتظام میں تجدید ہوگی ✦ از سفیر دکن

انتخاب اخبارات

ہمعصر سفیر دکن رقمطراز ہیں کہ شہر (حیدرآباد) میں مالک اخبار شوکت الاسلام نے معاہدہ مرشد سرکاری پر دستخط نہیں کئے۔ اور اُسکے خلاف مضمون بہت جلی قلم سے لکھکر شایع کیا:۔ اس بنا پر عدالت نے کوتوالی کو حکم دیا کہ اخبار بند کرا دے۔ اور پریس وغیرہ

ضبط کرالیا جاوے۔ کوتوالی کی دوڑ گئی لیکن اخبار تو تیس چالیس ہوتے ہی ہیں شایع ہو چکے تھے۔ بڑس مطبع میں تھا ہی نہیں۔ کسی دوسرے چھاپہ خانہ میں چھپوا کر اخبار شایع کیا جاتا تھا۔ لہذا صرف بقیہ اخبار جو سنا جاتا ہی کر شایع ہونے سے بچ گئے تھے وہ ضبط کر لئے گئے۔ سفیر دکن کی رائے میں مالک شرکت الاسلام نے غلطی کی جوا قرار نامہ پر دستخط نہ کئے۔ اور اسکی پابندی منظور نہ کی۔ اڈیٹر اپنے حکموں کا خواہاں ہی انکی رائے پر چلے تو یہہ نقصان ہوا مالک کی عزت میں فرق آیا۔ اڈیٹر کا کیا نقصان ہوا۔ وہ کہیں اور مانگ کھائیگا۔ یہی اڈیٹر اودھ پنچ میں بھی تھے جب اس کا مالک حیدرآباد میں آیا تھا۔ اُس کے کارخانہ کو آگ لگ گئی۔ اور حضرت کو رخصت دیگئی +

وہی مہمر لکھتے ہیں کہ شہر میں بے فکر لوگوں نے یہہ خبر اوڑادی ہی جس کا چرچا ہر گلی کوچہ میں ہر فرد بشر کی زبان پر تھا کہ کسی اعلیٰ عہدہ دار نے بیگمات سر سالار جنگ آنجہانی سے بطور انعام یا نذر۔ یا رشوت پچاس ساٹھ ہزار روپیہ کی مقدار حاصل کی ہی۔ اور اُسکے واسطے سرکاری طور سے تحقیقات جاری ہی۔ اب اس خبر کی افواہ جو چھان بنان کرکے سُنی جاتی ہی وہ نئے رنگ کا اظہار کرتی ہی۔ کہ بعض صاحب محلات موصوف کے معتمد اور عزیزان لوگوں نے جب تحریری خبر اضافجات تنخواہ بیگمات کی دیکھی سُنی۔ اسوقت قبل اطلاع دینے کے محلات میں یہہ ظاہر کیا کہ اس معاملہ میں خاص لوگوں کو بھی کسیطرح خوش کرنا چاہئے۔ کہ اس خاندان سے ایسے بذل وعنایات ہوا کئے ہیں۔ بیگمات نے یہہ سنتی ہی اجازت دیدی۔ فوراً روپیہ ادھر کا اُدھر کرالیا گیا۔ اور شہر میں چرچا یوں مشہور ہوا کہ کسی اعلیٰ عہدہ دار نے رشوت لی۔ حالانکہ یہہ خوب سمجھنا چاہئے کہ یہہ وہ اعلیٰ لوگ نہیں ہیں جو بعد رشوت لینے کے بھی اپنی گروہ میں اعلیٰ قایم رہیں یا رہ سکیں +

صاحب سفیر ہند دہلی نے ۱۴ جون کے پرچہ میں ایک شخص پیارے لال ساکن دہلی کا ذکر لکھا تھا۔ کہ وہ اپنے والد سے ناراض ہوکر دہلی آیا اور پادری صاحب کے پاس عیسائی مذہب قبول کرنے اور اپنی شادی کی درخواست کی پادری صاحب نے انکی درخواست کو منظور کر لیا۔ اور ایک عیسائی عورت کے ساتھ انکی شادی کر دی (اخبار عام وغیرہ تمسخرانہ لکھتے ہیں کہ ایک میم صاحبہ کے ساتھ شادی کر دی) اور ۲ جون کو اُنسے مذہب عیسوی قبول کیا۔ اسکے بعد یکشنبہ کو گرجا میں آیا تھا کہ انکا باپ منگل سنگھ جو اسکی تلاش میں یہاں آیا ہوا تھا۔ اس موقعہ پر اسکو گرجا گھر میں جا پکڑا۔ اور بہت شور وغل مچایا۔ پادری صاحب بھی باہر آئے اور لڑکے نے بھی اُس سے کہا کہ میں نے کوئی زبردستی اسپر نہیں کی بہ خوشی عیسائی ہوا ہی۔ شدہ شدہ یہہ جھگڑا پولیس کو توالی میں گیا اور رپورٹ لکھی گئی وہاں سے اُسکے باپ کو حکم ملا کہ تو عدالت میں نالش کر۔ اور اُسکے بیٹے کو معہ اُسکی میم صاحبہ کے پادری صاحب کی کوٹھی پر بحفاظت پہنچا دیا کیونکہ ہجوم زیادہ تھا"۔ اب لٹن گزٹ دہلی ۳۰ جون سے معلوم ہوا کہ "پیارے لال کے باپ نے ڈسٹرکٹ جج بہادر کے اجلاس میں نالش کی تھی ۲۴ جون کو مقدمہ پیش ہوا۔ پادری صاحب کیطرف سے کلارنس کرک بیرسٹر تھے۔ اور مدعی کیطرف سے بابو پیارے لال و بدری کشن وکیل تھے اول عدالت میں لڑکے نے بیان کیا کہ میں بخوشی عیسائی ہوا ہوں۔ پادری صاحب نے مجھپر زبردستی نہیں کی اور اب میں پادری صاحب کے پاس رہونگا۔ اسپر وکیلوں نے بحث کی اور پادری صاحب سے یہہ سوال کیا کہ اگر خوشی سے عیسائی ہوتا تو اسکو اپنے باپ سے ملنے میں کیا عذر ہوتا آپ نے اسکو اسکے باپ کے پاس جانے نہیں دیا وکیلوں نے عدالت سے ایک گھنٹہ کی مہلت مانگی کہ ہم اسکو علیحدہ کمرہ میں اسکے باپ سے ملادیں۔ پھر اسکے اظہار لئے جاویں عدالت نے یہہ منظور کیا۔ اور وکیلوں نے علیحدہ کمرہ میں لیجاکر لڑکے کو سمجھایا۔ بعد ایک گھنٹہ کے جب مقدمہ پیش ہوا تو لڑکے نے بیان کیا کہ میں اپنے باپ کے پاس رہونگا صاحب ڈسٹرکٹ جج نے منظور کر لیا۔ اور ۲۵ جون کو یہہ مقدمہ طے ہو گیا۔ اور لڑکا اسکے باپ کو ملگیا"۔ بیشتر اس سے کہ اس معاملہ پر کچھ لکھا جاوے۔ اُمید کی جاتی ہی کہ دہلی کے کسی معتبر مسیحی کیطرف سے اسکی مفصل کیفیت سُنی جاوے +

ہمعصر ریاض ہند امرتسر ناقل ہی کہ جب سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کیا ہی تب سے علی العموم ہر فرقہ و مذہب کے پیشوا مرزا صاحب کے سخت مخالف ہو گئے ہیں خاصکر علماء اسلام مخالفت میں نمبر اول ہیں۔ اَور مذہب والے تو کسیقدر سکوت سے ہی کام لیتے ہیں (اور عیسائی انکی مطلق پروا نہیں کرتے) مگر حضرات علماء اسلام انکی تردید میں اشتہارات اور رسالے ہی نہیں تصنیف کرتے بلکہ انپر کفر کا فتویٰ بھی دیتے ہیں۔ جمعہ گذشتہ کو کٹڑہ مہاں سنگھ محمد عمر کی مسجد میں جمعہ کی مسجد میں جمعہ کے خطبہ میں مولوی احمد اللہ صاحب نے بیان کیا۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب کی نسبت کفر کا فتویٰ دینا یا انکو کافر کہنا خلاف حکم خدا و رسول کے ہی۔ اتنا کہنے پر محمد عمر کی مسجد کے پٹھان درویش جو مرزا صاحب کو علانیہ کافر کہتے ہیں بگڑ گئے۔ اور مولوی احمد اللہ صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا کہ انہوں نے مرزا صاحب کی نسبت کیوں ایسا ظاہر کیا۔ ہرچند مولوی صاحب انکو سمجھاتے تھے کہ قرآن و حدیث مسلمان کلمہ گو کو کافر کہنے سے منع کرتے ہیں۔ مگر پٹھانوں کا جوش کسیطرح سے کم نہیں ہوتا تھا مولوی احمد اللہ صاحب کے چند شاگردوں نے انکو بمشکل درویشوں کے ہاتھ سے چھوڑا کر گھر پہنچایا۔ مگر ایک مولوی صاحب کا ہمراہی درویشوں کے ہاتھ آگیا جسکو انہوں نے خوب زد و کوب کیا اور وہ بمشکل اپنی جان بچا کر نکلا +

ضلع رہتک تعلقہ جتور میں مسماۃ گونداں ۲۲ رسالہ کو اسکا دیور مسمیٰ دلیر اوا اپنے گاؤں کو لئے جاتا تھا مسماۃ

مذکورہ راہ سے فرار ہو کر اپنی ماں کے گھر کو جانا چاہتی تھی دیوراؤ نے اسکو پکڑ کے ایک طمانچہ مارا جسکے صدمہ سے وہ گر کے فوت ہو گئی۔ مجرم گرفتار ہے +

منشاے گورنمنٹ انگریزی اور خیالات اہل تبت سے پھر فوج کشی کا اندیشہ معلوم ہوتا ہے۔ ہماری گورنمنٹ سرحد تبت پر تجارت کو ترقی و بنا بنظر رکھتی ہے۔ اور صلحنامہ کی رو سے وہ اپنے کو مجاز اجراے تجارت سمجھتی ہے۔ مگر تبتی اسمیں عذر کرتے ہیں۔ اور انکے قیام کو اپنے زوال کا باعث تصور کرتے ہیں۔ اسلئے انہوں نے ایک درخواست وائسرائے ہند کی خدمت میں بھیجی ہے۔ اور فغفور چین سے درحالت حملہ انگریزی مدد کی درخواست کی ہے +

مہر نیمروز کے نامہ نگار "خیر خواہ شرفا" بعنوان "دختر فروشی" لکھتے ہیں کہ "اہل ہنود کے بعض فرقوں میں رسم دخترکشی رائج تھی جسکو گورنمنٹ انگلشیہ نے بڑی خوبی سے مسدود کر کے اس ملک کے لوگوں کو ممنون احسان بنایا لیکن اب بوا دید حالات پیش آمدہ اُس رسم مفقودہ نے دوسری صورت بدل کر جنم لیا ہے اور اہل ہنود کو چھوڑ کر اہل اسلام کا گھر دیکھ لیا ہے کہ شرافت حسب و نجابت نسب کی پابندی کم اور جستجوے مال و جائداد اہم مقاصد نکاح قرار پائے ہیں:۔ اکابر قوم نے یہہ عادت رذیلانہ اختیار کی ہے کہ قبل نکاح ہنگام نسبت و پیغام اخذ و جر مال و جائداد پر ہمت پست فطرت مصروف فرمائی۔ مہر معجل تو منقول تھا۔ اب یہہ ثمن معجل معمول ہوا ہے۔ اگر کوئی مفلس و مفلوک محتاج نان شبینہ ہو کر ایسی رسم قبیح کا مرتکب ہوتا تو بھی گنجایش تھی کہ شرعاً بطور مسدرمق ہنگام مخمصہ محظور شرعی کی بھی رخصت دیگئی ہے۔ چہ جائیکہ رئیس ابن الرئیس جنکی عزت و آبرو و مال و دولت ممالک مغربی و شمالی میں زمانہ سلطنت اسلام سے لیکر عہد دولت انگلشیہ تک مسلم و قایم ہوا ایسی ہوس دامنگیر ہو... [illegible]

آن خرما بر شاد + اور کیا کہا جاوے"۔ نامہ نگار موصوف کے ساتھ اس امر کے مسلم اور متحقق ہونے میں کسی کو تامل نہ ہوگا۔ کہ "اہل اسلام کے تنزل اور ادبار کے درخت کی جسکو عقلاے زمانہ ثابت کرتے ہیں۔ اور ہر اخبار کے صفحے اس واقعہ سے رنگے جاتے ہیں ہر جلسہ میں آرٹیکل اور سپیچیں اسی شکایت میں دیجاتی ہیں۔ یہہ ایک شاخ نکلی ہے" +

زمانہ حال کی تعلیم و روشنی کا یہہ نتیجہ ہے۔ جو ایجنٹ مسٹر گیری سٹ نے میسور میں در تیولا دکھلایا۔ مدراس کا اخبار ناقل ہے کہ مسٹر سیورامنی شاستری نے۔ جو بڑے راسخ الاعتقاد خاندان کے ہیں جب انکی دختر کی شادی ہوئی تو تینوں فرقہاے برہمن کو نیوتا دیا۔ اور سب کو برابر بٹھلا کر کھلایا۔ بقول سفیر دکن میسور میں اسطرح ساتھ بیٹھکر صرف انگلش تعلیم یافتہ فرقہ کے لوگ کھاتے ہیں۔ اور کوئی نہیں کھاتا"۔ (نور افشاں) افسوس ہندو مذہب نے ذات کی تفریق کے اصول پر پابند ہونے سے کہانتک بنی آدم میں جدائیاں پیدا کر دی ہیں +

کرنل جان بڈلف صاحب بہادر کمشنر اجمیر بجاے سر اولیور سینٹ جان مرحوم بلوچستان کے ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہو کر تشریف لے گئے۔ صاحب موصوف کی جگہہ عارضاً جناب کپتان ڈیلیو صاحب اسسٹنٹ کمشنر کمشنری کا کام کرینگے۔ سر اولیور سینٹ جان کے بیوقت انتقال کا اجمیر کے صوبہ کے رؤسا کو بھی بہت رنج ہوا کیونکہ صاحب موصوف جب منیجر تھے تو میو کالج اجمیر کے پہلے پرنسپل آپہی مقرر ہو کر آئے تھے۔ اور تین چار برس تک پرنسپل رہے تھے گویا یہیں سے آپ ترقی کے زینہ پر چڑھے تھے +

راولپنڈی میں چند صاحبان ہنود نے ایک عرضی جناب مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں گذرانی ہے۔ کہ جہاں ہم نلکوں سے پانی بھریں وہاں مسلمان نہ آنے پائیں +

انڈیا آفس سے جو پنجسالہ رپورٹ بابت ترقی تجارت ہند پارلیمنٹ میں پیش ہونے کو تیار ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان نے صنعت و حرفت میں ضرور ترقی کی ہے صرف کتا ہوا سوت جو باہر کو گیا ہے اسمیں ۲۶ فیصدی سالانہ کی ترقی ہوتی رہی ہے۔ اس ترقی کو ولایت والے کس آنکھ سے دیکھتے ہیں +

اخبار عام لکھتا ہے کہ "راولپنڈی کے اخبار نے ایک سادھو کی عجیب خبر سنائی:۔ چند روز سے ایک سادھو شہر میں آیا ہوا تھا۔ اہل ہنود حتی المقدور اسکی خاطر کیا کرتے تھے:۔ رفتہ رفتہ کئی صاحبوں کے گھر میں جا کر کھانا وغیرہ نوش کیا کرتے۔ مگر اسکی قسمت نے پلٹا کھایا:۔ ۲۱ جون ۱۸۹۱ء ایک مستری ورکشاپ میں ملازم تھا سادھو صاحب سے دوچار ہو کر کہا کہ باوا صاحب آج ہمارے گھر بھی قدم رنجہ فرمائیں تو نہایت مہربانی ہوگی سادھو مذکور یہہ باتیں تو چاہتا ہی تھا فوراً اُسکے ہمراہ ہولیا اور گھر میں جا کر بیٹھا مگر مستری نے شناخت کر لیا کہ یہہ ہندو نہیں مجبوراً اس سے دریافت کرنے لگا کہ سچ بتاؤ تم کون آدمی ہو نہیں تو ہم بُرا حال کرینگے۔ آخر زبان سے بولے کہ میں مہتر ہوتا ہوں۔ اسیوقت حوالات میں دیا گیا اور آنریری مجسٹریٹ کی عدالت سے ۶ ماہ قید کا سزایاب ہوا

جنڈیالہ سٹیشن ماسٹر صاحب کو ۵۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ خیر سے چھوٹے۔ عدالت نے رحم کیا۔ کہ ہندو برہمن ہے۔ ورنہ تعجب نہ تھا کہ تین ماہ کیواسطے داخل... ہوتے:۔ امید ہے کہ ریلوے ملازمان اس خبر سے نصیحت پکڑینگے +

انگلستان میں ایک جدید بندوق بنی جسمیں بارود نہیں پڑتی۔ کارتوس میں ہوا بھرتے ہیں۔ گولی خوب نشانہ لگاتی ہے۔ نہ دھواں نکلتا نہ زور پڑتا ہے۔ تجربہ میں کامیابی ہوئی +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

ڈبلن (آئرلینڈ) کے تاجران غلہ نے اتفاق سے کام بند کر دیا۔ بندرگاہ پر جہاز لدے پڑے ہیں کوئی نہیں لیتا۔ گرانی کا زور ہے +

روس میں فصل کی حالت ناقص ہے۔ غلہ کا باہر جانا مسدود کیا گیا ہے +

یمن میں ترکی حکومت کے خلاف بغاوت بہت بڑھ گئی ہے۔ افواج روم نے شکست کھائی عرب کی ملک غیر معتبر نکلی +

پایہ تخت روس میں ایک ہزار تعلیم یافتہ یہودی بھیک مانگنے پھرتے ہیں۔ انکے لئے تمام پیشے حکماً بند ہیں ۴ ہزار یہودی اور ملک بدر کئے گئے۔ روسی اخباروں کو حکم ہوا کہ یہودیوں سے سلوک کی کوئی خبر شایع نہ کریں +

کوہستان میں امیر کابل کے ذخیرہ غلہ پر خونخوار جنگ ہوئی ۲۳ آدمی قتل ہوئے +

ایران میں ایک جماعت پیدا ہوئی جو انتظام حکومت میں اصلاح چاہتی ہے +

سیلون میں بادشاہ سیدم بلوچستان کی دو وظیفے قائم ہو گئے +

قاہرہ میں خبر آئی کہ سرکار مصر ملک سوڈان کے دھاوے سے پریشان ہے +

موزمبیق میں پرتگالی افسر نے ۵۰۰ فوج کمک طلب کی کہ خوف بغاوت ہے +

سرمائے آیندہ میں شہنشاہ جرمنی کی والدہ بھی سرہند کو آویگی۔ آپ حضور قیصر ہند کی سب سے بڑی دختر ہیں +

امریکہ میں ایک ڈاکٹر نے ترکیب نکالی ہے کہ سفید چہرہ سیاہ۔ اور سیاہ سفید ہو سکے +

افواہ پھر اٹھی کہ پرتگال علاقہ گوا کو انگلستان کے پاس بیچتا ہے +

ولیعہد روس کو جاپان میں جن دو قلیوں نے حملہ سے بچایا تھا ہر ایک کو ۲۵۰۰ سکہ ین دیا ایک ہزار ین سالانہ پنشن مقرر کی

گذشتہ سال نیویارک میں ۱۲۰۰۰ عورتوں نے شرابی شوہروں سے طلاق حاصل کیا +

کوئٹہ میں افواہ ہے وسط ایشیا کی انگریزی پالیسی رنگ لانیوالی ہے +

مغربی بلوچستان پر انگریزی حکومت قایم ہوگی سیستان میں انگریزی فوج رہیگی +

کابل میں شیعہ رعایا کے خلاف امیر صاحب کا غصہ روبہ ترقی ہے۔ امیر صاحب نے حکم دیا ہے کہ شیعہ لوگوں کا بڑا ملاں قتل کیا جاوے +

جاپان میں جس شخص نے ولیعہد روس پر حملہ کیا وہ عمر بھر کے لئے جلاوطن کیا گیا +

خزانہ امریکہ نے ۲۲ جون کو ۳ لاکھ ۵ ہزار اونس چاندی خریدی +

کابل میں ہاشم خان نام ایک کوہستانی مجرم مخبری روس پھانسی دیا گیا +

کابل میں شراب برابر بکتی ہے۔ صرف مسلمان نہیں پیتے ہیں۔ شراب کے محصول سے دو سو روپیہ روز کی آمدنی ہے +

سخت شکایت ہے کہ امیر کابل نے جدید سفیر سردار محمد افضل خان کا مناسب استقبال نہ کیا +

انگلستان کے فوجی انتظام میں جدید اصلاح ضروری سمجھی گئی ہیں +

ہوس آف لارڈز نے چاہا تھا کہ سکرٹری شٹیٹ گورنمنٹ انڈیا کو پابند کرے کہ منی پور کے مجرموں کو قبل از مباحثہ ہوس آف لارڈز سزا نہ دے۔ لیکن سکرٹری شٹیٹ ہند نے گورنمنٹ ہند کے اختیارات کو پابند کرنے سے انکار کیا +

پارلیمنٹ میں حکم ہوا کسی کارخانہ میں ۱۱ برس سے کم عمر لڑکا مزدوری نہ کرے۔ وزارت انگلستان اسکے خلاف تھی مگر وزارت کو شکست ہوئی اور تجویز مذکورہ پاس ہو گئی +

حضور نظام نے جن چوبداروں کی معرفت نواب سر آسمان جاہ بہادر کو صاحبزادہ کے تولد کی مبارکباد بھیجی تھی انکو نواب صاحب موصوف نے بفرط انبساط ایک ہزار روپیہ معہ دو دوشالوں کے انعام بخشا +

کانپور گزٹ شہر کے پتنگ بازوں کی فضول خرچی اور بیجا اسراف پر افسوس کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ انہیں لوگوں کی فضول خرچی کو دیکھکر سرکار طرح طرح کے ٹیکس لگاتی ہے اور غریب مفت پس جاتے ہیں +

اندور میں مستی راجی بائی کی بھتیجی مسماۃ گردبائی کو کوئی شخص جان سے ہلاک کر کے تو سیر کا مال لے گیا۔ حسب گمان مدعی مسمیان کشایا اور بابا کو نوالے پٹیل گرفتار ہوئے۔ بوقت گرفتاری کشایا کے کپڑے پر خون کا دھبہ تھا +

منی پور میں باربرداری کے جانوروں میں وبائے مہلک نمودار ہوئی +

اجمیر میں گرمی بشدت پڑتی ہے۔ اس مہینے میں یہاں ٹڈیوں کی یورش چند بار ہوئی۔ بارش کی از حد ضرورت ہے۔ سبھوں کی نگاہ عالم بالا کی طرف لگی ہوئی ہے +

اجمیر میں ایک ٹکٹ کلکٹر کو زائد کرایہ وصول کر کے ہضم کر جانے کے جرم میں ایک سال قید اور دس روپیہ جرمانہ ہوا۔ اب بابو صاحب جیلخانہ کی ہوا کھا رہے ہیں +

اور اپنی نالائق حرکت پر افسوس کرتے ہیں +

چھاؤنی دیولی (راجپوتانہ) میں بقول پیسہ اخبار ایک گائے نے ایسا بچہ دیا ہو کہ جو شیر کا بچہ معلوم ہوتا ہو کل جسم شیر کا ہو - ایک دُم تھوڑی سی شیر کی نہیں ہو +

گورنمنٹ ممالک شمال و مغرب نے جنرل اعظم الدین مقتول کے بجائے میجر وسیٹ دو یم کا نیر سنٹرل انڈیا ہارس کو کونسل رامپور کا وائس پریزیڈنٹ مقرر کیا ہو +

میرٹھ میں انسداد فضول خرچی متعلقہ شادی کے بارہ میں دو جلسے ہوئے - پہلا جلسہ ٹون ہال میں ہوا جسکے چیرمین صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ تھے - دوسرا جلسہ ایک وکیل صاحب کے مکان پر ہوا - دونوں جلسے مسلمانوں سے خاص تھے +

کلکتہ میں ایک مسلمان نے اپنی جورو کو چھری سے ذبح کرنا چاہا تھا کہ بیٹے نے آکر اپنی ماں کی جان بچالی وہ عورت خطرناک حالت میں ہسپتال میں پڑی ہو - اور شوہر زیر مواخذہ ہی +

لاہور میں ایک آدمی نے اپنی عورت کو جان سے اسلئے مار ڈالا کہ وہ اپنے خاوند اور دیگر رشتہ داروں کی مرضی کے بغیر ۱۴ جون کو جہانگیر کے مقبرہ پر قدموں کے میلہ میں گئی تھی +

جو مقدمہ کہ انجمن اسلامیہ لاہور کیطرف سے سُنہری مسجد کے متولی و امام پر بید خلی و کانات کا دائر تھا ۔ ۲۲ تاریخ کو خارج ہوا - اور امام مسجد کا قبضہ بحال رہا +

ڈسٹرکٹ جج بریسال میں ایک پلیڈر کو بجرم جھوٹی گواہی ۱۸ ماہ قید سخت ہوئی +

ماہ مئی ہند میں ۷۴ تار گھر نئے کھلے ہیں - اور ۷ بند کئے گئے +

نمائیش تجارت شملہ میں چار سو روپیہ انعاموں میں تقسیم ہوگا +

الہ آباد میں مجوزہ اسلامی بورڈنگ ہوس کا چندہ ۱۰۶۳۲-۲ تک پہنچا +

جیلخانہ گجرات کے ٹوٹ جانے کی افواہ مشتہر ہو رہی ہی +

ماہ اپریل میں نارتھ وسٹرن ریلوے نے ۱۱۷۴۳۸ ٹن اسباب ڈھویا +

لنڈن کی کانگریس میں لاہور کے پنڈت جندان صاحب مدعو ہوگئے

ڈاکٹر ٹھاکرداس رائے بہادر سول سرجن فیروزپور مقرر ہوئے +

میرٹھ میں انسداد اسرافات شادی کے متعلق جلسوں کا زور ہو +

نواب صفدر علی خان پریسیڈنسی کونسل رامپور سے مستعفی ہو گئے +

معاملات سنی پور کے متعلق غالبا حضور والا سیکل مستعفی ہوگئے +

سیتاپور میں شکایت ہو کہ کرنل ہرسفورڈ صاحب نے جنگی قانون بجا رکھا ہو +

ریوان کی رانیوں نے ڈاکٹر گولڈ سمتھ صاحب کو دس ہزار روپیہ عطا کیا +

آیندہ جلسہ نیشنل کانگریس میں مسٹر ریڈلا کی یادگار کا چندہ جمع ہوگا +

سرمائے آیندہ میں ہندی لینڈلوں کے دو بھائی سیر ہند کو آوینگے +

بنگالہ میں قانون بہتری کے خلاف از سر نو سخت جوش ہوتا ہو +

لاہور وارداتیں ہیضہ کی ہوئیں - خداوند اپنا رحم کرے +

کلکتہ میں ایک بابو کو اسکی بیوی اور پسر متبنہ نے سوتے میں قتل کرنا چاہا - لیکن بابو صاحب نے شور مچادیا پولیس آگئی مجرم گرفتار ہوگئے - مقدمہ عدالت میں اور مجروح ہسپتال میں ہو +

منی پور کے یوبراج و سیناپتی کو اپنی ڈیفنس پیش کرنیکا موقع دیا گیا - اسوجہ سے انکی سزا کا فیصلہ آخر جولائی تک ملتوی رہیگا +

یکم جولائی ۱۹۰۹ء سے لاہور میں چار مرتبہ ڈاک تقسیم ہونے لگی +

بلاری سے مسافر گاڑی و مالگاڑی میں سخت ٹکر ہونے کی خبر آئی - بہت مسافر اس صدمہ سے مر گئے اور بہت زخمی ہوئے +

بمبئی میں دو جدید بنکوں کی شاخیں کھول گئی ہیں - ایک تو ایران کا شاہی بنک ہو - دوسرا انیک چین و جاپان کا ہو +

امیر کابل کے طبی مشیر ڈاکٹر گرے صاحب شملہ میں آئے ہیں +

الہ آباد کانپی اور دہلی کے ریلوے پلوں کو فوجی دھدموں سے محفوظ کرینگے انپر علی الترتیب ۲۶۰۰۰ و ۲۳۰۰۰ و ۳۰۰۰۰ خرچ ہوگا +

اوّل سہ ماہی ۱۹۰۹ء میں ۲۴ آدمی سانپوں کے ڈسنے سے مرے - اس عرصہ میں ۷۰۹۴ سانپ ۶۰۴ روپیہ انعام دیکر سرکار نے مروائے +

فیض آباد سے ایک غبن کی خبر آئی افسر ماخوذ ہوئے - مقدمہ چلیگا +

۲۷ جون ۱۹۰۹ء لاہور حاجی علی صاحب میں مسندر جگناتھ کے لئے چندہ کا جلسہ ہوا +

پنجاب کا میونسپل ایکٹ ترمیم ہونے کے لئے کونسل وائسرائے میں پیش ہوگا +

بربادی بخش ٹڈی دل آگرہ میں آیا +

کشمیر میں افواہ ہو کہ حضور وائسرائے سرما میں وہاں سیر کو جاوینگے ✦

بھاگلپور میں ایک زنانہ ہسپتال کھلنے والا ہی جسکے خرچ کا بار وہاں کے نواب صاحب نے اپنے اوپر لیا ہی ✦

نامہ نگار صاحبان کو اطلاع

اتن۔ ایم صاحب گوجرانوالہ :۔ آپ کا مضمون انہیں مضمونوں کے سلسلہ میں درج ہوگا جو نیشنل کرسچن ایجوکیشن کے بارہ میں دیگر نامہ نگاروں کی طرف سے پہنچے ہیں۔ جب اکثر مضامین اس سبجکٹ پر ہم پہنچینگے حسب موقعہ کل یا اختصاراً درج اخبار کرینگے ✦

منشی میر عالم صاحب۔ ڈیرہ غازیخان۔ تلسی داس جسکا ذکر بحوالہ عام نور افشاں ۱۸ جون میں کیا گیا تھا ڈیرہ اسمٰعیل خان کا رہنے والا درست معلوم ہوتا۔ خدا اُسپر رحم کرے ✦

لودیانہ

ہم افسوس کے ساتھ لاہور کے پادری جان نیوٹن صاحب کی وفات کی خبر دیتے ہیں جنہوں نے بتاریخ ۲ جولائی ۱۸۹۱ء اکیاسی برس کی عمر میں بمقام کوہ مری انتقال کیا ✦

ہفتہ حال میں علاقہ جگرانوں میں تین خون کی واردातیں واقع ہوئیں۔ ایک جاٹ نے اپنی عورت اور ایک مرد کو جو اس سے ناجائز تعلق رکھتا تھا کلھاڑی سے قتل کر کے اپنے سر میں بھی کلھاڑی ماری اور پھر ایک کنوئیں میں گر کے مر گیا۔ تینوں لاشیں جنرل ہسپتال میں آئیں اور امتحان کرنے اور صورت حال لکھنے کے بعد جلائی گئیں ✦

متصل احاطہ مشن ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی دیکھی گئی۔ جو خبر ہونے پر ہسپتال پہنچائی گئی اور امتحان کیا گیا۔ سنا گیا کہ شدت گرمی اور دھوپ کے باعث اسکی موت واقع ہوئی۔ گرمی بشدت پڑتی ہی جسکے باعث انواع امراض میں اکثر لوگ مبتلا ہیں ✦

مسیحی کلیسیائے لودیانہ کیطرف سے جو تعزیت نامہ بزرگ پادری جان نیوٹن صاحب کی وفات پر برائے اندراج نور افشاں ہمارے پاس پہنچا ہی۔ بلاکم و کاست درج اخبار کیا جاتا ہی ✦

ایڈیٹر

بزرگ پادری جان نیوٹن صاحب ڈی ڈی کی وفات کی خبر سنکر لودیانہ کی کلیسیا کو بڑا رنج ہوا ہی :۔ صاحب متوفی اس کلیسیا کے دینی باپ تھے کیونکہ ابتداءً انہوں نے ہی اس کلیسیا کی بنیاد ڈالی تھی۔ جسپر ہم بناتے چلے جاتے ہیں :۔ صاحب مرحوم ۱۴ برس تک یعنی ۱۸۳۵ء سے ۱۸۴۹ء تک اس کلیسیا میں خداوند کی خدمت کرتے رہے۔ اگرچہ اُنکی زندگی کا ایک بڑا حصہ لاہور میں خداوند کی خدمت میں صرف ہوا۔ تاہم ہم اُنکے پہلوٹے دینی فرزند کہلانے کے مستحق ہیں۔ یہہ امر اظہر من الشمس ہو۔ کہ اُسوقت سے کتنے ہی شیریں کلام علموں نے ان پودوں کو جو اس کلیسیا میں لگائے گئے تعلیم و تلقین کلام و نصیحت سے سینچا ہو۔ اور اس کلیسیا کی بنیادوں کو وسیع کیا ہو۔ مگر تو بھی ہم اپنے پولوس کی نسبت بلحاظ اُس ابتدائی کام کے جو انہوں نے شروع ہی میں اس کلیسیا میں کیا بلاکم و کاست کہہ سکتے اور اس عزت کا مستحق جانتے ہیں کہ ”انہوں نے کسی دوسرے کی نیو پر روا نہیں رکھا“ ✦

چنانچہ بوجوہات مذکورہ بالا لودیانہ کی پرسبٹیرین کلیسیا اس افسوسناک خبر کو سنکر آج خاص طور سے فراہم ہوئے ہی۔ اور رزولیوشن ہائے مفصلہ ذیل پر اپنا دلی اتفاق ظاہر کرتی ہی ✦

اوّل۔ جبکہ ہمارا دل فی الحقیقت گواہی دیتا ہی کہ ہمارے آسمانی باپ نے اپنی الٰہی دانائی میں یوں ہی مناسب سمجھا تاہم ہمارے دلوں کو آپ جیسے پاکیزہ صفات۔ اور دانا صلاحکار اور ایسے دردمند اور سچے دوست کی مفارقت ازبس شاق ہی ✦

دوم۔ اگرچہ ہم اس صدمہ سے جو نہ صرف ہماری کلیسیا پر بلکہ ایک طور پر کلیسیا عام پر گذرا اپنا دلی رنج ظاہر کرتے ہیں۔ مگر ہم ایک وجہ سے اپنی خوشی کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ ہمارا نقصان صاحب متوفی کا نفع ہی کہ وہ اب مسیح کے ساتھ ہیں جو کہیں بہتر ہی :۔ اور اس خاکی جسم کی کمزوری اور تکالیف سے رستگار ہوکر ابدی زندگی و آرام میں داخل ہوکر اُنمیں شامل ہیں جو دوڑتے ہیں پر تھکتے نہیں چلتے ہیں پر ماندہ نہیں ہوتے ✦

سوم۔ یہہ کہ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ مذکورہ بالا تعزیت نامہ کی ایک انگریزی نقل اُنکی غمزدہ بیوہ کی خدمت میں بھیجی جائے۔ تاکہ اس رنج کے وقت میں اس کلیسیا کی جانب سے اُنکے اور نیز ہمارے اُن ہمسفروں کے ساتھ جو یتیم ہوگئے ہیں دلی ہمدردی کا اظہار کیا جائے ✦

چہارم۔ یہہ کہ اس تعزیت نامہ کی ایک ایک نقل اخبار نور افشاں۔ پنجاب مشن نیوز۔ اور مخزن مسیحی میں بدرخواست اشاعت بھیجی جاوے اور اس کلیسیا کی روئداد کی کتاب میں بھی ثبت ہو ✦

سیشن کیطرف سے

اے ایچ یونگ اور ایم والی کیشی

بقیہ مولود مقدس

۶۸ ایک اور داستان سُناتا ہوں مختصر   عیسیٰ کے جبکہ دستِ شفا کی اُڑی خبر
چند آدمی تب آئے حکیموں سے ہار کر   مفلوج کو اُٹھائے ہوئے چارپائی پر
عیسیٰ کے گرد بھیڑ تھی جب دم کو آئے وہ
دروازۂ مکان سے گذرنے نپائے وہ

۶۹ حالت مریض کی تھی یہانتک حقیر تر   آیا نہ لازم اُن کو وہاں بیٹھنا نظر ۔۔
دم بھر میں چھت مکان کی آخر کو کاٹکر   لٹکادی چارپائی بلا خوف و بے خطر
مفلوج یوں جب آیا مسیحا کے روبرو
ہمراہی آئے حضرت عیسیٰ کے روبرو

۷۰ ایمان جب اس کمال کا اُنمیں نظر پڑا   تب اُس مریض سے یہہ خداوند نے کہا
بیٹے تیرے گناہ ہوئے سب معاف جا   دل میں فریسیوں کے اُسیدم یہہ وہم تھا
بکتا ہی ایسا کفر زمانے میں صاف کون
حق کے سوا گناہ کریگا معاف کون

۷۱ دانائے رازِ دل نے کیا اُنسے تب سوال   کیوں دل میں اپنے وہم سے کرتے ہو یہہ خیال
آسان بات کون ہی یا کون ہی محال   اس کا جواب صاف دو ناحق نہ قیل و قال
سارے گنہ معاف ہوئے یا اُٹھ اور چل
پیارے گنہ معاف ہوئے جا اُٹھ اور چل

۷۲ لیکن یہہ اسلئے ہی کہ ہو تم پر آشکار   رکھتا زمین پہ ہی پسر آدم اختیار ۔۔
چاہے کرے معاف گناہِ گناہگار ۔۔   چون و چرا کا دخل نہیں اس میں زینہار
تب جو کہا مریض سے ویسا ہی ہوگیا
وہ اپنی چارپائی اُٹھا راہی ہوگیا ۔۔

۷۳ کوڑھی تھا ایک اُسنے خداوند سے کہا   چاہے تو مجھکو صاف کرے ابن کبریا
بولا مسیح پاک کہ ہاں میں ہوں چاہتا   تو صاف ہو یہہ کہتے ہی سب کوڑھ مٹگیا
گو آپ کچھ نہ کہنے کو مجبور کر دیا ۔۔
پر اُسنے سارے شہر میں مشہور کر دیا

۷۴ دریا کے پار بحر کرم عیسیٰ زمان   گدرینیوں کے ملک میں پہنچا سفر کناں
ایک آدمی سے تب وہ ملاقی ہوا وہاں   ناپاک روح جس کو ستاتی تھی بیگماں
قبروں میں بود و باش تھی دیوانہ پن کے ساتھ
زندہ بگور جان تھی اس کی بدن کے ساتھ

۷۵ ایسا بڑھا تھا سلسلہ بیخودی کا جوش   زنجیر سے بھی باندھ نہ سکتے تھے اہلِ ہوش
دیوانگی کے ہاتھ سے رہتا نہ تھا خموش   پتھر سے کاٹتا تھا سر اپنا دم خروش
ازبسکہ پیرہن تھا اُسے بار دوش پر
دستِ جنوں نے رکھا نہ اک تار دوش پر

۷۶ ٹھہری جمال پاک مسیحا پہ جب نظر   جسکی نظر سے جائیں پری دیو جن اُتر
دوڑا نگاہ دیدۂ حیران کی شکل پر   سجدہ کو آکے دیو زدہ نے جھکایا سر
بولا کہ ای حبیب خدا مت مجھے ستا
تجھکو قسم خدا کی ہی جا مت مجھے ستا

۷۷ اُس دم کلام حق نے کیا اس سے یوں کلام   ای بے نشاں بتا تو مجھے کیا ترا ہی نام
بولا وہ میں تمن ہوں سُن ای شافع انام   یعنی کہ ایک دیو نہیں بلکہ اژدحام
رکھتے نہیں ہیں اور کہیں گھر زمین پر
رہنے دیں ہمکو آپ اسی سرزمین پر

۷۸ چرتا تھا ایک غول سور کا وہاں قریب   جانے کو اُن میں منتظر تھے وہ بدنصیب
مانع نہ جب ہوا انہیں اللہ کا حبیب   تب یوں نجات یاب ہوا وہ بشر غریب
چھوڑا تمن نے اس کو مسیحا کے حکم سے
دیوانہ آیا ہوش میں عیسیٰ کے حکم سے

۷۹ چرتے تھے جو سور لب دریا کراڑے پر   داخل ہوا تھا جن میں تمن اس سے پیشتر
پانی میں گر کے ڈوب مرے قصہ مختصر   چرواہے دوڑے شہر کو سب سر پہ پاؤں دھر
دیکھا جو آنکھ سے وہی کانوں میں کہدیا
جنگل کا سارا حال مکانوں میں کہدیا۔

۸۰ دوڑے تب اہل شہر کہ دیکھیں یہہ ماجرا   پہنچے حضور ابنِ خداوند کبریا
دیکھا کہ اب تو دیو زدہ پر نہیں ہوا   کوسوں شریر روح کا اُسمیں نہیں پتا
تن زیب کیوں نہ دے کہ بدن پیرہن میں ہی
باہر جو جامہ سے تھا وہ تن پیرہن میں ہی
اس معجزہ کو دیکھ کے حیراں ہوئے ڈرے   گدرینیوں کے حلق سے دل تھرتھرا اُٹھے
لیکن جو انکی روح میں ابلیس تھے گھسے   ایماں نہ وہ نجات دہندہ پہ لا سکے۔
بولے تو یوں کہا کہ گذر حد سے جائیے۔
یعنی ہمارے ملک کی سرحد سے جائیے

(باقی پھر)

(بقیہ رُوئیداد) **نمبر ۹**۔ درخواست احمد حسن پسر سردار سرفراز علی خان بدرخواست ملنے اجازت تعمیر مکان و چاہ جدید بمعہ مسدودی کوچہ نسبت اسکے کہ ہر دو طرف کوچہ کے مکان سایل ہیں و حکم صاحب پریزیڈنٹ کہ مسدودی کوچہ کی اجازت نہیں دیجاتی واسطے تصفیہ اخیر کے کمیٹی میں پیش ہوئی۔ **تجویز** ہوئی کہ رائے سکرٹری صاحب منظور کیجاوے +

نمبر ۱۰۔ رپورٹ تحصیلدار چونگی شہر چوری جانے لالٹین کے سڑک کچہری سے و فرمانے جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس شہر اسکے کہ گارڈ متعینہ بخشی خانہ حفاظت اسکی نہیں کر سکتے و حکم صاحب سپرنٹنڈنٹ کہ واسطے اسکے کوئی تدبیر کمیٹی کیلئے ہونی چاہئے۔ کیونکہ پہلے بھی چوری ہو چکی ہے۔ **تجویز** ہوئی کہ چونکہ اس لالٹین کی حفاظت کا کوئی شخص ذمہ وار نہیں بنتا ہے۔ تو وہاں سے لالٹین اُٹھا یا جاوے +

نمبر ۱۱۔ عرضی تحصیلدار چونگی کہ جو چپراسی خزانہ لیکر کچہری کو جاتا ہے کاغذات بھی اُسکے پاس ہوتے ہیں بارش میں دقت ہوتی ہے۔ ایک باران کوٹ اسکو کمیٹی سے عطا ہووے معہ رائے سب کمیٹی۔ **تجویز** ہوئی کہ درخواست نامنظور کیجاوے +

نمبر ۱۲۔ تخمینہ تیاری دری کمرہ اجلاس صاحبان آنریری مجسٹریٹان بتعداد [illegible]۔ **تجویز** ہوئی کہ خرید کیا جانا دری کا منظور کیا جاوے زیر نگرانی منشی رحیم بخش صاحب و خواجہ احسن شاہ صاحب +

نمبر ۱۳۔ رپورٹ سب کمیٹی تعمیر بحوالہ تخمینہ [illegible] بابت تیاری محلہ چوک بھاگا مشعر اسکے کہ نالی و دیوار جسپنا رنگریزے ۱۰ فیٹ کا فیصلہ و مکرر تعمیر کیجاوے تاکہ دیوار کو سیلاب نہ پہنچے بغرض تصفیہ نالی کی دیوار سے **تجویز** ہوئی کہ بنایا جانا نالی نامنظور کیا جاوے +

نمبر ۱۴۔ کاغذات دائر کرنے مقدمات زیر دفعہ ۱۵۶ ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء :-

نام ملزم	موقع	زیر دفعہ ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء
عزیز حجام کشمیر	لکڑ بازار	۸۸ و ۱۰۵
ماڑ و گوار	متصل بورڈ سکول	۱۱۳ و ۱۳۹
مسماۃ بگیا	ایضاً	ایضاً

تجویز ہوئی کہ ان جملہ ملزمان پر مقدمہ دائر کیا جاوے +

نمبر ۱۵۔ رپورٹ داروغہ صفائی بہ تصدیق ممبر صاحب حلقہ مشعر رکھنے نانک خاکروب بجائے بیگا خاکروب بمشاہرہ [illegible] ماہوار و حکم صاحب پریزیڈنٹ کہ کمیٹی سے [illegible] تنخواہ مقرر ہو واسطے تصفیہ کے کمیٹی میں پیش ہوا معہ تقررات ہیرو و بارو خاکروبان بشرح صدر۔ **تجویز** ہوئی کہ تجویز سب کمیٹی مناسب ہو آیندہ کو ایسے کاغذات سب کمیٹی کے ذریعہ سے پیش ہوا کریں +

نمبر ۱۶۔ کاغذات جنکا روپیہ بسبب ضروری ہونے کے دیا گیا۔ بمراد منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے :-

۱/۱۶ بموجب روبکار محکمہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۰ء بابت قیمت رسالہ صحت [illegible]

۲/۱۶ بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۳ مارچ ۱۹۱۰ء بابت خوراک کھجو جزامی۔ [illegible]

۳/۱۶ بابت مصارف ٹھیکہ حسب رپورٹ تحصیلدار چونگی بد پیشگی۔ [illegible]

۴/۱۶ بابت مصارف کتب مدارس زنانہ۔ [illegible]

۵/۱۶ بابت خرید تیل کروسین مصارف روشنی عشا نیچی۔ [illegible]

۶/۱۶ بابت خرید چرسہ نالی کلاں۔ [illegible]

۷/۱۶ بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲ مارچ ۱۹۱۰ء بابت انعام کارگزاری مردم شماری۔ [illegible]

۸/۱۶ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲ مارچ ۱۹۱۰ء بطلب مبلغ [illegible] خرچ مردم شماری [illegible]

۹/۱۶ بابت چھپوائی پیپر ہائے واپسی مال اسٹامپ عدد پیپر فی [illegible] ورق۔ [illegible]

۱۰/۱۶ بابت چھپوائی پیپر ہائے شرح داخلی محصول ماہانہ [illegible]

۱۱/۱۶ بابت جلد بندی کتب و فرنیچر میونسپل لودیانہ [illegible]

۱۲/۱۶ مرمت آئینہ کتب خانہ۔ [illegible]

۱۳/۱۶ بموجب روبکار جناب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۱۰ء و ۱۹ مارچ ۱۹۱۰ء ایک ثلث سے منجملہ [illegible] قیمت فنایل آمدہ چڑیا خانہ۔ [illegible]

۱۴/۱۶ قیمت گز گولہ توپ حسب رپورٹ سکرٹری صاحب۔ [illegible]

۱۵/۱۶ بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بطلب ۱۰ر بابت خوراک سانبھیاں گرفتار کنندگان چھتہ [illegible] چڑیا خانہ ایک ثلث۔ [illegible]

۱۶/۱۶ کفن و دفن مردہ ہائے لاوارث۔ [illegible]

تجویز ہوئی کہ رقومات خرچ شدہ منظور کیجاویں +

نمبر ۱۷۔ رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن نمبر ۔ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۰۹ء نسبت خرید بھوسہ۔ **تجویز** ہوئی کہ جلسہ آیندہ تک ملتوی رہے +

نمبر ۱۸۔ رپورٹ سکرٹری صاحب نسبت تجویز انعام راموں چپراسی ملازم میونسپل جو تخفیف میں آگیا ہے **تجویز** ہوئی کہ حسب قواعد منشی انعام کے سفارش واسطے ملنے انعام ایک سال سایل صاحب پریزیڈنٹ سفارش کریں +

نمبر ۱۹۔ رپورٹ سب کمیٹی نسبت منظوری وظیفہ عبدالجلیل و ولایت شاہ حسب سفارش صاحب انسپکٹر مدارس۔ **تجویز** ہوئی کہ وظیفہ ہائے منظور کئے جاویں +

(باقی پھر)

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم دایلی منیجر کے اہتمام سے چھپا